Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۲۲ جمادی الاوّل ۱۳۹۴ھ ۱۴ احسان ۱۳۵۳ھش ۱۴ جون ۱۹۷۴ء	نمبر ۱۳۴

اَحَادِیْثُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ "اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ - (ابوداؤد)

حضرت ابوموسٰی اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کسی قوم کی طرف سے خوف ہوتا تو آپؐ یہ دعا مانگتے ۔ اے اللہ ہم تجھے ان کے سینوں میں کرتے ہیں یعنی تیرا رعب ان کے سینوں میں بھی بھر جائے اور ہم ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

(۲)

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ : کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا عَصَفَتِ الرِّیْحُ قَالَ : "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَ خَیْرَ مَآ اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّ مَا فِیْھَا وَ شَرِّ مَآ اُرْسِلَتْ بِہٖ " (مسلم)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب آندھی آتی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے "اے میرے خدا تجھ سے اس جھکڑ کی خیر چاہتا ہوں اور وہ بھلائی چاہتا ہوں جو اس آندھی میں ہے اور جس کے لئے اسے بھیجا گیا ہے۔ اور میں تجھ سے اس آندھی کے شر سے پناہ چاہتا ہوں اور اس نقصان سے پناہ چاہتا ہوں جو اس میں مخفی ہے اور جن شر انگیز اور نقصان دہ حالات کے لئے اسے بھیجا گیا ہے ان سے بھی پناہ چاہتا ہوں۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۴ احسان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ایک دو روز اچھی رہنے کے بعد اچانک سر درد کی وجہ سے ناساز ہو جاتی ہے ۔ احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لبِّ لباب یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ حضرت سیّدنا و مولٰینا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النّبیّین و خیر المرسلین ہیں

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لبِّ لباب یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دُنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیقِ باری تعالیٰ اس عالمِ گذران سے کُوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیّدنا و مولٰینا محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ، خاتم النّبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمالِ دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبۂ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہِ راست کو اختیار کرکے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے ، اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتمِ کُتبِ سماوی ہے اور ایک شُعشہ یا نُقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکامِ فُرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعتِ مومنین سے خارج اور مُلحد اور کافر ہے اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراطِ مستقیم کا بھی بغیر اتّباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہِ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتداء اُس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں۔ کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قُرب کا بجز سچّی اور کامل متابعت اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔" (ازالہ اوہام حصہ اوّل صفحہ ۱۳۷ ، صفحہ ۱۳۸)

پبلشر مسعود احمد پرنٹر : سیّد عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت : دفتر الفضل متصل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ ماہِ احسان ۱۳۵۳ھ

قبولیتِ دُعا اور اسکی ایک لازمی شرط

اللہ تعالیٰ سَمِیۡعُ الدُّعَاءِ ہے۔ وہ اپنے بندوں کی دُعائیں سُنتا اور انہیں قبول کرتا ہے لیکن وہ علیم و خبیر اور مدبّر الامر بھی ہے وُہی بہتر جانتا ہے کہ بندے کی دعا کو کب اور کس وقت قبول کرنا بندے کے اپنے مفاد کے پیش نظر قرینِ مصلحت ہے اسی لئے کبھی وہ اپنے بندوں کی دُعاؤں کو فوری طور پر قبول کرلیتا ہے اور انہیں ان کی مراد بلا توقف مل جاتی ہے۔ برخلاف اس کے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دُعاؤں کی قبولیت میں تاخیر ہوجاتی ہے۔ ایسی صورت میں تاخیر ہی بندوں کے لئے مفید اور قرین مصلحت ہوتی ہے۔ پھر نہ صرف یہ کہ دُعاؤں کی قبولیت کا زمانہ مؤخّر کردیا جاتا ہے بلکہ دعاؤں کے زمانہ میں جو مصلحتِ الٰہی کے ماتحت درازسے دراز تر ہورہا ہوتا ہے مزید ابتلاء کے طور پر اور بھی ابتلاء آ وارد ہوتے ہیں۔ لیکن بالآخر وہ وقت اور زمانہ آجاتا ہے جو علمِ الٰہی میں دعاؤں کی قبولیت اور مراد یابی کے لئے پہلے سے مقرر ہوتا ہے۔ جب وہ وقت آتا ہے تو خدا تعالیٰ ابتلاؤں کے دَور کو ختم کردیتا ہے اور اپنے بندہ کی طویل عرصہ کی دعاؤں کو قبول کرکے انہیں نہ صرف ان کی مرادیں عطا کردیتا ہے بلکہ ان سے کہیں بڑھ کر انہیں اپنے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازتا ہے۔ پھر وہ راحت و آرام اور سکون و اطمینان میں زندگی گزارتے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں حمد اور شکر کے جذبات کے ساتھ آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔

دعاؤں کی قبولیت سے متعلق اللہ تعالیٰ کی اِس سُنّت کے پیشِ نظر کہ کبھی وہ اپنے بندے کی دعا اور قبولیت کے درمیانی زمانہ کو اپنی حکمت بالغہ کے ماتحت دراز کردیتا ہے مومنوں پر ایک نہایت اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور وہ یہ کہ مومن کبھی خدا پر بدظن نہ ہوں۔ جو حقیقی مومن ہوتے ہیں ان کے لئے خدا تعالیٰ کے متعلق بدظنی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ ایمان اور سُوءِ ظن کبھی اکٹھے ہو ہی نہیں سکتے۔ وہ دعا کی قبولیت کے بارہ میں جلدی نہیں کرتے بلکہ مشیّتِ ایزدی کے آگے سرِ تسلیم خم رکھتے ہیں۔ وہ مایوسی کو اپنے قریب نہیں آنے دیتے اور اس بات پر پختہ یقین سے لبریز ہوتے ہیں کہ خدا انہیں ضائع نہیں ہونے دے گا، اس کی مدد آئیگی اور ضرور آئے گی اور مشکلات و مصائب کے سلسلہ کو کالعدم کرکے رکھ دے گی۔ وہ صبر اور استقامت سے دعاؤں میں مصروف رہتے ہیں اور اِس امر کی پرواہ نہیں کرتے کہ قبولیت میں تاخیر ہو رہی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ تاخیر حکمت سے خالی نہیں ہے جس قدر لمبا عرصہ وہ صبر اور استقامت سے دعاؤں میں مصروف رہیں گے اتنی ہی زیادہ قوت اور شوکت کے ساتھ خدا کی مدد آسمان سے نازل ہوگی اور لوگوں کے دل بدل کر رکھ دے گی۔

گزشتہ انبیاء کی قوموں میں صبر و استقامت کے اِس مظاہرے کی متعدد مثالیں قرآن مجید، احادیث نبوی اور کتب تواریخ میں بیان ہوئی ہیں۔ خود قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء گزشتہ کی قوموں کا ذکر کیا ہے کہ جب ان پر ابتلاؤں اور دعاؤں کا زمانہ بہت زیادہ لمبا ہوگیا تو انہوں نے دوسروں سے یا آپس میں کسی قسم کے سوءِ ظن کا اظہار نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ ہی کے حضور عرض کیا کہ اے خدا تیری موعودہ مدد کب آئیگی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ کہہ کر تسلّی دی کہ خدا کی مدد قریب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو گزشتہ انبیاء کی قوموں کے ساتھ پیش آنیوالے واقعات یاد دلاتے ہوئے فرماتا ہے:-

اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ وَلَمَّا يَاۡتِكُمۡ مَّثَلُ الَّذِيۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِكُمۡؕ مَسَّتۡهُمُ الۡبَاۡسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلۡزِلُوۡا حَتّٰى يَقُوۡلَ الرَّسُوۡلُ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ مَتٰى نَصۡرُ اللّٰهِؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ ○ (البقرہ آیت ۲۱۵)

ترجمہ:- کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ باوجود اس کے کہ تم پر ابھی ان لوگوں کی (سی تکالیف کی) حالت نہیں آئی جو تم سے پہلے گزرے ہیں تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے؟ انہیں تنگی بھی پہنچی اور تکلیف بھی اور انہیں خوب خوف دلایا گیا تاکہ (اُس وقت کا) رسول اور اس کے ساتھ کے ایمان والے (اللہ کی جناب میں) کہہ اُٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ (اللہ نے انہیں تسلی دی کہ) یاد رکھو! اللہ کی مدد یقیناً قریب ہے۔

اِس آیت سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک سُنّت یہ بھی ہے کہ وہ مومنوں کی دعائیں قبول تو ضرور کرتا ہے لیکن کبھی کبھی وہ اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت ان کی قبولیت کے عملی ظہور کو ایک مقررہ عرصہ تک اٹھا رکھتا ہے۔ اس درمیانی عرصہ میں مومنوں کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ صبر و استقلال کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھائیں اور حسن ظنّ سے کام لیتے ہوئے درد و سوز کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں اور کسی قسم کی گھبراہٹ یا جلد بازی کا اظہار نہ کریں۔ ایک وقت آجائے گا کہ وہ اپنی درد و سوز میں ڈوبی ہوئی دُعاؤں کے ثمرات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ کی اِس سُنّت پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:-

"دعا کے لئے بھی یہی قانون ہے کہ جسم تکلیف اٹھاوے اور رُوح گداز ہو اور پھر صبر اور استقلال سے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لاکر حسن ظنّ سے کام لیا جاوے۔ ہر ایک کام کے لئے زمانہ ہوتا ہے اور سعید اس کا انتظار کرتے ہیں۔ جو انتظار نہیں کرتا اور چشم زدن میں چاہتا ہے کہ اس کا نتیجہ نکل آوے وہ جلد باز ہوتا ہے اور بامراد نہیں ہوسکتا۔ میرے نزدیک یہ بھی ممکن ہے اور ہوتا ہے کہ دعا کے زمانہ میں ابتلاء کے طور پر اور بھی ابتلاء آجاتے ہیں۔ ... غرض ایسا ہوتا ہے کہ دُعا اور اس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلاء پر ابتلاء آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلاء بھی آجاتے ہیں جو کمر توڑ دیتے ہیں مگر مستقل مزاج سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے کہ اس کے بعد نصرت آتی ہے۔ اِن ابتلاؤں کے آنے میں ایک سرّ یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے کیونکہ جس جس قدر اضطراب بڑھتا جاوے گا اُسی قدر رُوح میں گدازش ہوتی جاوے گی۔ اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہے۔ پس کبھی گھبرانا نہیں چاہیئے اور بے صبری اور بیقراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہیئے، یہ کبھی بھی خیال کرنا نہ چاہیئے کہ میری دعا قبول نہ ہوگی یا نہیں ہوتی۔ ایسا وہم اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے انکار ہوجاتا ہے کہ وہ دعائیں قبول فرمانے والا ہے۔"

(ملفوظات (فرمودہ ۱۵ر جنوری ۱۹۰۳ء) جلد چہارم صفحہ ۴۳۳ تا ۴۳۵)

پس قبولیت دعا کی شرائط میں ایک یہ امر بھی شامل ہے کہ دعا کرنے والا اللہ تعالیٰ کی ہستی پر کامل ایمان اور قبولیت دعا کی زندہ حقیقت پر یقین لاتے ہوئے صبر و استقلال کے ساتھ دعائیں لگا رہے اور درمیان میں پیش آنے والے ابتلاؤں سے ہرگز نہ گھبرائے اور دل برداشتہ نہ ہو اور جلد بازی سے ہرگز کام نہ لے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو اس کا مجیب خدا اسے اَلَاۤ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ کے مژدۂ جانفزاء سے نوازے گا اور وہ خدائی نصرت کو اپنی آنکھوں سے نازل ہوتے دیکھ لے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"دعا کے لئے سب سے اوّل اِس امر کی ضرورت ہے کہ دُعا کرنیوالا کبھی تھک کر مایوس نہ ہوجاوے اور اللہ تعالیٰ پر یہ سُوءِ ظن نہ کر بیٹھے کہ اب کچھ بھی نہیں ہوگا۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۱۶)

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو اور دعاؤں سے اسکی مدد چاہو

کامیابی کے حصول کے بعض ذرائع

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ سورۃ بقرہ کی آیت یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

اس آیت میں یہ عظیم الشان مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ مسلمان کے لئے کسی تکلیف پر رونا یا اس کے دل میں درد کا احساس پیدا ہونا منع نہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم کو کئی قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور تم ان کو محسوس بھی کرو گے لیکن میں تمہیں اس درد کا علاج یہ بتاتا ہوں کہ صبر اور دعا کو کام میں لاؤ یہ نہیں فرمایا کہ قطعی طور پر کسی تکلیف کو محسوس ہی نہ کرو۔ احادیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک نواسہ فوت ہونے لگا۔ تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ بھی روتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے میرا دل سخت نہیں بنایا۔ غرض درد کا احساس منع نہیں۔ ہاں ہمت ہار کر کام [illegible] اسی لئے فرمایا کہ تکالیف تو ہوں گی اور تلواریں تو چلیں گی اور تمہاری گردنیں بھی کٹیں گی۔ لیکن اُن پر صبر سے کام لینا اور استقلال سے اپنے کام میں لگے رہنا۔ ہم تمہیں یہ نہیں کہتے کہ تمہیں غم کا احساس نہیں ہونا چاہیے یہ ایک طبعی جذبہ ہے جو دور کیا نہیں جا سکتا۔ ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ ان قربانیوں میں استقلال سے کام لو اور اپنے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہ آنے دو۔ مگر پھر فرمایا۔ کہ یہ تو دنیوی تدابیر ہیں۔ تمہارا اصل کام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو اور دعاؤں سے اُس کی مدد چاہو جب تک تم خدا تعالیٰ پر کامل توکل نہیں کرو گے۔ اور اس سے دعائیں کرنا اپنا معمول نہیں بناؤ گے اس وقت تک تمہیں نتیجہ حاصل نہیں ہو سکے گا۔ وہ جو ایک نادان اور کم عقل بچہ بھی ہوتا ہے اسے کوئی ڈراتا ہے تو وہ دوڑ کر ماں کے پاس چلا جاتا ہے اور اسے محفوظ خیال کرتا ہے۔ اسی طرح ایک مومن پر بھی جب کوئی دشمن حملہ کرتا ہے تو اس کی پناہ صرف خدا تعالیٰ کا ہی وجود ہوتا ہے۔ اسی لئے صلوٰۃ کا تعلق روحانی ہونے کے لحاظ سے خدا تعالیٰ سے ہے۔ اور صبر کا تعلق جسمانی ہونے کے لحاظ سے انسانی تدابیر سے ہے۔ صبر میں جبری طور پر خدا تعالیٰ کی محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ صلوٰۃ میں عشقیہ طور پر خدا تعالیٰ سے محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ مشکلات اور مصائب ہم خود پیدا نہیں کرتے بلکہ دشمن مشکلات اور مصائب لاتا اور ہم انہیں برداشت کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو نہیں چھوڑتے لیکن نماز اور دعا طوعی عبادت ہے۔ نماز ہمیں کوئی جبراً نہیں پڑھاتا۔ بلکہ ہم خود پڑھتے ہیں۔ پس صبر میں ہم جبری طور پر خدا تعالیٰ کی محبت کا ثبوت دیتے ہیں صلوٰۃ میں طوعی طور پر محبت کا اظہار کرتے ہیں اور جب یہ دونوں چیزیں مل جاتی ہیں تو محبت کامل ہو جاتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا فیضان جاری ہو جاتا ہے ..... اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اے مومنو! جب تم پر خدا تعالیٰ کی راہ میں مصائب اور مشکلات آئیں تو تم گھبرایا نہ کرو اور نہ اُن پر شکوہ کا اظہار کیا کرو (۲) اے مومنو! جو باتیں خدا تعالیٰ کے قرب میں روک ہیں تم اُن سے بچنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہا کرو (۳) اے مومنو! جب تم کو وہ احکام دیئے جائیں جن کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے تو تم ان پر عمل کرنے میں سستی نہ دکھایا کرو۔ بلکہ استقلال سے اُن پر عمل کیا کرو۔

یہ تینوں باتیں روحانی مدارج کے حصول کے لئے ممد ہیں تم ان باتوں کو مدنظر رکھو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو جو کام تمہارے سامنے ہیں ان کے پورا کرنے میں تمہیں کامیابی ہو گی اور تمہارا مقصد تمہیں حاصل ہو جائے گا۔ اسی طرح صلوٰۃ کے معنوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ (۱) اے مومنو! تم نماز کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی مدد حاصل کرو۔ (۲) اے مومنو تم دعاؤں کے ذریعہ اس کی مدد حاصل کرو۔ (۳) اے مومنو! دین پر استقلال کے ساتھ قائم ہو جانے کے ذریعہ سے اس کی مدد حاصل کرو۔ (۴) اے مومنو! تم خدا تعالیٰ کی مخلوق پر رحم اور شفقت کر کے اس کی مدد حاصل کرو (۵) اے مومنو! تم خدا تعالیٰ کے حضور استغفار اور اپنے گناہوں کی معافی طلب کر کے اس کی مدد حاصل کرو۔ (۶) اے مومنو! تم خدا تعالیٰ کے رسول پر درود بھیج کر اس کی مدد حاصل کرو۔ گویا یہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد کے حصول کے ذرائع ہیں۔ سورۃ فاتحہ میں یہ بتایا گیا تھا کہ تم اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہا کرو۔ یعنی اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں اب اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ گر بتایا ہے کہ مدد کس طریق سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ فرماتا ہے وہ ذرائع یہ ہیں کہ ایک تو دین کے رستہ میں جو مشکلات اور مصائب پیش آئیں اور جو قربانیاں تمہیں کرنی پڑیں اُن سے گھبرایا نہ کرو۔ دوسرے ان امور سے جن سے اللہ تعالیٰ تم کو روکتا ہے رُکے رہو۔ تیسرے وہ قربانیاں جو قرب الٰہی کے حصول کے لئے ضروری ہیں ان کو ترک نہ کرو۔ اور ان پر استقلال اور دوام اختیار کرو۔ چوتھے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری قربانیوں کے بہترین نتائج پیدا کرے اور اُنکو قبول فرماتے ہوئے تمہیں غلبہ بخشے۔ پانچویں غرباء سے ہمدردی اور شفقت کا سلوک کرو تا مخلوقِ خدا کو آرام پہنچانے کی وجہ سے خدا تعالیٰ بھی تم سے خوش ہو۔ چھٹے خدا تعالیٰ سے اپنے قصوروں کی معافی طلب کرتے رہو ساتویں رسول کریم پر درود بھیجا کرو۔ کیونکہ ان کے ذریعہ سے ہی تم کو

خدا تعالیٰ

تک پہنچنے کی توفیق ملی ہے آخر میں فرماتا ہے کہ دین پر استقلال کے ساتھ قائم رہنے کی کوشش کیا کرو۔ نویں عبادت پر مضبوطی سے قائم رہو یہ سب امور خدا تعالیٰ نے کامیابی کے حصول کے بیان فرمائے ہیں۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ اسے خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت حاصل ہو اس کے لئے ان نو باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ بندے کا صرف اپنے منہ سے خدا تعالیٰ کو یہ کہنا کہ الٰہی میری مدد کر کوئی معنے نہیں رکھتا۔ مدد حاصل کرنے کے لئے پہلے ان ذرائع پر عمل کرنا ضروری ہے جو شخص گھبرا کر مایوس ہو جاتا ہے اور پھر یہ امید رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے اس کی مدد کے لئے آسمان سے نازل ہوں گے وہ اس کی مدد حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص خدا تعالیٰ کے احکام کو پس پشت ڈال دیتا ہے اور ساتھ ہی یہ امید رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے اسکے لئے نازل ہوں گے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص قربانیوں سے ہچکچاتا اور خدا تعالیٰ کی عائد کردہ ذمہ داریوں کو پورا کرنے سے قاصر رہتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص دعا نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ طور پر گڑگڑاتا نہیں اور اسکے باوجود اس کی معجزانہ تائید کا امیدوار رہتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا جو شخص دین کے معاملے میں غیرت سے کام نہیں لیتا اور اس کی ترقی میں ممد نہیں ہوتا وہ دشمنوں کے مقابلہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص غرباء اور مساکین پر شفقت نہیں کرتا اور ان کی مشکلات کو دور کرنے میں ہاتھ نہیں بٹاتا وہ اپنی مشکلات کے وقت خدا تعالیٰ کی تائید حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے رسول پر درود نہیں بھیجتا۔ اُن کے لئے دعائیں نہیں کرتا اور ان کے احسانات کے شکریہ کا احساس اپنے دل میں نہیں رکھتا وہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص عبادت اور خدمتِ دین کے لئے اپنی ساری عمر وقف نہیں کرتا وہ قرب الٰہی کے اعلیٰ مدارج پانے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا پھر باوجود ان سب باتوں پر عمل کرنے کے جو شخص یہ محسوس نہیں کرتا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کیا اور اپنے عمل پر اتراتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگ منہ سے تو کہہ دیتے ہیں کہ

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ
اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

لیکن یہ نہیں جانتے کہ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہنے کے ساتھ کن کن باتوں کی ضرورت ہے۔ وہ ڈاکخانہ میں روپے منی آرڈر کرانے کے لئے جاتے ہیں تو منی آرڈر فارم ساتھ لے جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جب تک منی آرڈر فارم پُر نہیں کیا جائے گا روپیہ پوسٹ نہیں ہو سکتا۔ یا وہ ڈاکخانہ میں خط ڈالنے جاتے ہیں تو اس پر ٹکٹ لگاتے ہیں ورنہ وہ بیرنگ کر دیا جاتا ہے مدرسہ میں داخل ہونے کے وقت وہ فارم پُر کرتے ہیں جو داخلہ کیلئے محکمہ تعلیم کی طرف سے مقرر ہوتا ہے امتحان کے لئے یونیورسٹی کا فارم پُر کرتے ہیں اور اس میں ذرا سی غلطی ہونے سے بھی ان کا دل دھڑکنے لگ جاتا ہے اور وہ ڈرتے ہیں کہ کہیں کام خراب نہ ہو جائے مگر خدا تعالیٰ سے بغیر کوئی فارم پُر کرنے کے اور بغیر کسی شرط پر عمل کرنے کے یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ حضور اپنے ملائکہ کی فوج بھیج کر ہماری مدد کیجیئے۔ حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ یہاں بھی ایک فارم کی ضرورت ہے جب تک وہ فارم پُر کر کے اس پر دستخط نہ کئے جائیں اس وقت تک خدا تعالیٰ کی نصرت شامل حال نہیں ہو سکتی اور وہ صبر اور صلوٰۃ کا فارم ہے جب تک صبر اور صلوٰۃ کے فارم پر دستخط نہ کرو گے تب تک خدا تعالیٰ کی مدد نہیں حاصل ہو سکے گی۔

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ

اس جگہ اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ کے لفظ کو اڑا دیا ہے اور صرف مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کے الفاظ رکھے ہیں مَعَ الْمُصَلِّیْنَ نہیں فرمایا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں صابر کا لفظ اپنے اندر استقلال کے معنے رکھتا ہے اور صابر کا لفظ صرف صبر کا قائم مقام نہیں بلکہ صبر اور صلوٰۃ دونوں کا قائم مقام ہے۔

پس اس کے صرف یہ معنے نہیں کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے بلکہ اس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ صبر و صلوٰۃ دونوں پر استقلال کے ساتھ قائم رہنے والوں کے ساتھ ہے کیونکہ دعا بھی وہی قبول ہوتی ہے جو استقلال سے کی جائے پس اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے کے یہ معنے ہیں کہ اگر صبر اور صلوٰۃ کے ذرائع کو استقلال سے استعمال کرو گے تو کامیاب ہو جاؤ گے۔

اِس آیت میں اُن لوگوں کو نصیحت کی گئی ہے جو کچھ عرصہ تکلیف برداشت کرتے اور یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ تو ہماری سنتا ہی نہیں ہم تو اُسے پکار پکار کر تھک گئے۔ اب دعا کرنے کا کیا فائدہ اور بعض لوگوں کو تو اس قدر ٹھوکر لگتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے ہی منکر ہو جاتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کہہ کر بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اُسی کو حاصل ہو گی جو مشکلات کے وقت استقامت دکھائے گا۔ اور صبر اور صلوٰۃ کے ذرائع کو استقلال سے استعمال کرتا چلا جائے گا۔

وقفِ زندگی خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے

حضرت مسیح موعود

انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرے۔ میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کیلئے وقف کر دی ہے اور اب فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کر دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک پر نظر کر کے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔ یاد رکھو خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر زندگی وقف کرتا ہے کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ فَلَہٗ اَجْرُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صـ۹۸، صـ۹۹)

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

میری والدہ مرحومہ

(مکرم نعیم احمد خان صاحب خوشاب ضلع سرگودھا)

میری امی جان اہلیہ عبدالرحیم خان مورخہ ۱۹ اور ۲۰ اپریل کی درمیانی رات کو ساڑھے بارہ بجے خوشاب میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

امی جان مرحومہ کا تعلق ضلع سرگودھا کی تحصیل شاہ پور سے تھا آپ کا خاندان احمدی نہیں تھا لیکن آپ کی طبیعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے نیکی بدرجہ اتم موجود تھی چنانچہ آپ نے شادی کے فوراً بعد ہی سلسلہ احمدیہ کی بیعت کر لی اور تادمِ آخر اس پر قائم رہیں۔

مرحومہ بہت ہنس مکھ عبادت گزار صدقہ و خیرات کرنے والی۔ پردہ کی پابند اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ بیماری اور جسمانی کمزوری میں بھی نماز اور تلاوت قرآن کریم میں کبھی ناغہ نہیں ہونے دیا۔ رمضان شریف میں روزہ رکھنے کے ساتھ قرآن کریم کے ایک یا دو دَور پورا کرتی تھیں آپ نے تقریباً ۵۔۶ سال لگاتار رمضان المبارک میں اعتکاف کیا۔

مسجد گھر کے ساتھ ہونے کی وجہ سے نماز جمعہ اور دوسری دعاؤں میں باقاعدگی سے شرکت فرماتیں۔ نماز جمعہ اور عیدین کے موقعہ پر مسجد میں جا کر کچھ نہ کچھ باقاعدہ ادا کر کے شکرانہ کا اظہار فرماتیں۔ تعمیر مساجد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔

مسجد کوپن ہیگن کے لئے تین سو روپیہ کا عطیہ اپنی گرہ سے ادا کرنے کا شرف حاصل کیا۔ اسی طرح سلسلہ کی طرف سے دیگر تحریکوں سائنس بلاک تحریک خاص وغیرہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہی قربانیوں کے عوض ان کو دینی اور دنیوی نعمتوں سے نوازا۔ اور فرمانبردار اولاد عطا کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

ان کے دل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام سے بے حد عقیدت محبت اور فدائیت کا جذبہ کار فرما تھا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی نے جب درود شریف اور استغفار کی تحریک کی تو آپ نے نہایت مستعدی سے چالیس دن اور راتوں کا چلہ کاٹا۔ تمام وقت درود شریف اور دعاؤں میں گزارا۔ انہی دعاؤں کے نتیجہ میں ایک رات خدا تعالیٰ نے ان کو کشف میں اپنا جلوہ دکھایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی کی بیماری کے ایام میں ان کی صحت کے لئے کثرت سے ہر نماز میں باقاعدگی سے دعائیں کرتیں اسی طرح غلبۂ اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے بلاناغہ دعائیں کرتیں بھینس رکھنے کی عادت تھی۔ اس کی دیکھ بھال خود کرتیں جو بھی ان کے پاس آتا اس کی تواضع دودھ لسی اور مکھن سے فرماتیں۔ ساتھ والی مسجد میں گرمیوں کی تکلیف دور کرنے کے لئے ایک پنکھا لگوا دیا۔ آپ نے محلہ کی بے شمار غیر از جماعت لڑکیوں کو قرآن کریم کے زیورِ تعلیم سے آراستہ کیا اور ساتھ ہی نماز کا سبق دے کر نماز پڑھنے کی تلقین فرماتیں اور ان کے انہی نیک اعمال نے کئی غیر احمدی گھرانوں کو نمازی بنا دیا۔ جلسہ سالانہ پر ہمیشہ ہر سال تشریف لے جاتیں۔ آخری چند سالوں میں بیماری کی وجہ سے موقع نہ ملنے پر دل میں بہت افسوس تھا۔

اپنے شوہر کی نہایت تابعدار اور خدمت گزار بیوی تھیں۔ اولاد کے لئے آپ کے دل میں بے انتہا محبت تھی اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرنے میں اپنے شوہر کا قدم قدم پر ساتھ دیا۔ اِسی تربیت کا نتیجہ ہے کہ آپ کی اولاد خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی شیدائی ہے۔

آپ نے اپنے پیچھے چار لڑکے اور چار لڑکیاں بطور یادگار چھوڑے ہیں موصیہ ہونے کی وجہ سے جنازہ ربوہ لیجایا گیا۔ جہاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ امی جان مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے میری بڑی ہمشیرہ فیروزہ جہاں آف گھٹیالیاں کو تیسرا فرزند مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۷۴ء کو عطا فرمایا ہے نومولود چوہدری محمد یعقوب صاحب کا بیٹا اور چوہدری رحمت علی صاحب آف گھٹیالیاں کا پوتا ہے قارئین نومولود کیلئے خادمِ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ثابت ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔

(محمد نواز مومن دفتر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۷۱۲

مَیں سید منصور احمد منور ولد سید محمد حسین شاہ صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہمبرگ مغربی جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۷/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۷۰۰ مارک ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- سید منصور احمد ۲ ہمبرگ ۵۴ بیک سٹریٹ ۲۴ مغربی جرمنی۔

گواہ شد:- فضل الٰہی انوری مسجد نور فرانکفورٹ۔ گواہ شد:- قاضی نعیم الدین احمد مسجد فضل عمر ہمبرگ۔

مسل نمبر ۲۱۷۱۳

مَیں حمیدہ بانو بنت میاں بہادر دین صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

زیور طلائی ۲ تولہ ۴ ماشہ مالیت -/۱۱۷۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۲۵ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- حمیدہ بانو بنت بہادر دین صاحب 275/F 22 واہ کینٹ ضلع راولپنڈی۔ گواہ شد:- منور احمد جاوید قائد مجلس خدام الاحمدیہ واہ کینٹ۔ گواہ شد:- رفیع الدین بٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ واہ کینٹ۔

مسل نمبر ۲۱۷۱۴

مَیں دین محمد ولد جعفر علی صاحب قوم بھٹی پیشہ زمیندارہ عمر ۷۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زرعی زمین ۱۳ ایکڑ مالیتی -/۱۳۰۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردیجائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- دین محمد ۳ م/ ع چوہدری محمد خان صاحب نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد:- نذیر احمد ولد خدا بخش صاحب نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر سندھ

گواہ شد:- منیر احمد بٹ صدر موصیان نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر سندھ۔

مسل نمبر ۲۱۷۱۵

مَیں صالح بی بی زوجہ دین محمد صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

حق مہر بذمہ خاوند -/۳۲ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- صالح بی بی زوجہ دین محمد صاحب نبی سر روڈ۔ ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد:- نذیر احمد ولد خدا بخش صاحب نبی سر روڈ۔ ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد:- منیر احمد بٹ صدر موصیان نبی سر روڈ۔ ضلع تھرپارکر سندھ۔

مسل نمبر ۲۱۷۱۶

مَیں نذیر بیگم بیوہ چوہدری میاں خان صاحب مرحوم قوم جٹ چیمہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دلاور چیمہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۴/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱- زرعی اراضی ۱۴ ایکڑ ضلع گوجرانوالہ مالیت -/۷۰۰۰ ۳ روپے

نوٹ:- حق مہر ایک ہزار روپے کے عوض زرعی زمین مذکورہ بالا ملی ہے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- نذیر بیگم بیوہ چوہدری میاں خان صاحب مرحوم ۸/۱۴ دار الرحمت غربی ربوہ۔

گواہ شد:- نسیم احمد باجوہ واقف زندگی۔ ۸/۱۴ دار الرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد:- خواجہ عبد المومن ولد خواجہ عبد الحی صاحب ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۷۱۷

مَیں اقبال بیگم زوجہ نصر اللہ خان صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

حق مہر مبلغ -/۱۰۰۰ روپے وصول شدہ

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- اقبال بیگم زوجہ نصر اللہ خان صاحب ۳/۱۴ محلہ دار الرحمت غربی ربوہ۔

گواہ شد:- نسیم احمد باجوہ واقف زندگی ۸/۱۴ دار الرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد:- مرزا محمود احمد شاہد وصیت نمبر ۲۲۱۵۷ دار العلوم ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۷۱۸

مَیں محمد حنیف بٹ ولد برکت علی صاحب مرحوم قوم بٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۷/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۴۵۷ روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردیجائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- محمد حنیف بٹ محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد:- محمد حسین امیر جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ۔

گواہ شد:- محمد اشرف ناصر۔ شاہد مربی سلسلہ احمدیہ۔ تھرپارکر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمیں حکم ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے اس کی حفاظت، نصرت اور رحمت کیلئے دعا کرتے رہیں

جبتک انسان خدا تعالیٰ کی حفاظت میں نہ آجائے ہر وقت اس کے ضائع ہونے کا خوف رہتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۴ر اخاء ۱۳۴۷ ہش مطابق ۴ر اکتوبر ۱۹۶۸ء کو خطبۂ جمعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الہامی دعا رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا کی نہایت لطیف تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اس دعا میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرمایا ہے کہ سچی توحید اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیتِ تامہ کا اقرار کرتے ہوئے اس کے حضور عاشقانہ خدمت بجا لاؤ اور اس عاشقانہ خدمت سے ربوبیتِ تامہ کے حضور جھکو اور التجا کرتے رہو کیونکہ ربوبیتِ تامہ سے وہی فیض حاصل کرتا ہے جو ربِّ کریم کی حفاظت میں آجاتا ہے جسے اس کی عون و نصرت حاصل ہوتی ہے اور جو اس کی رحمت سے نوازا جاتا ہے اس کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے۔

غرض اس دعا میں اللہ تعالیٰ نے سچی توحید اور ربوبیتِ تامہ کی طرف اشارہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ دعا کیا کرو کہ اے وہ کہ جو ربوبیت کرنے کی طاقت رکھتا ہے اس کے سامان بھی پیدا کرتا ہے اور وہی ہے کہ اس کے ارادوں میں کوئی غیر روک نہیں بن سکتا اور اس چیز کو اسے مسخر کیا ہوا ہے وہ اس کام پر لگی ہوئی ہے جس کام پر اللہ ربِّ کریم نے اسے لگایا ہے۔ دنیا میں جس چیز پر چاہو نگاہ ڈالو سورج، چاند اور آسمانوں کے ستارے درخت، جھاڑیاں اور پھولوں کے پودے لعل و جواہر۔ زمرد۔ یاقوت۔ کوئلے کا پتھر یا چونے کا پتھر یا زمین کے سارے ذرے اور ان ذروں میں چھپی ہوئی ایٹمی توانائی ہر چیز اللہ تعالیٰ نے مسخر کی ہوئی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی اس تسخیر کے نتیجہ میں وہی کام کرتی ہے جس کا اس کا پیدا کرنے والا رب ارادہ کرے، اور جس کا وہ فیصلہ کرے اور یہ خادمِ رب یہ کسی انسان کو کوئی مضرت اور کوئی دکھ اور کوئی ایذا نہیں پہنچا سکتے جب تک کہ اس کا ارادہ دکھ پہنچانے یا ایذاء دینے یا مشقتوں میں ڈالنے کا نہ ہوا۔ اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہر چیز کو انسان کے لئے مسخر کیا گیا ہے اور کام پر لگایا گیا ہے یہ تمام اشیاء، یہ تمام چیزیں (چھوٹی ہوں یا بڑی) جن کی حقیقت کو ایک حد تک ہم نے سمجھا اور ان کا علم حاصل کیا ہے یا ان کی وہ طاقتیں اور صفات جو ان میں پوشیدہ ہیں اور ہم پر ظاہر نہیں ہوئیں انسان کی خدمت پر لگائی گئی ہیں۔ پس اصل ذات اللہ ہی کی ہے جو انسان کی ربوبیت تو کرنا چاہتا ہے اور اس نے یہ حکم بھی جاری کیا ہے کہ اس کی مرضی کے بغیر کسی شخص کی ترقی (روحانی و جسمانی) میں اس کی پیدا کردہ کوئی چیز روک نہ بنے لیکن بہت سے ایسے بدقسمت انسان بھی ہوتے ہیں جو اپنے ہی کئے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کو ناراض کر لیتے ہیں اور ہر وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ نے اس کی خدمت پر لگایا ہوتا ہے وہی ایذاء کے درپے ہو جاتی ہے وہ اسے دکھ پہنچانے لگتی ہے اسے زندگی اور حیات سے دور کر دیتی ہے اور اسے نور سے کھینچ کر اندھیروں میں لے جاتی ہے اسے خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں داخل نہیں ہونے دیتی بلکہ شیطان کے پیچھے اسے لگا دیتی ہے اور جہنم کی طرف اس کا منہ کر دیتی ہے۔ جسمانی دکھ یا تکالیف ہوں یا روحانی طور پر ناکامیاں اور نامرادیاں ہوں یہ سب اللہ تعالیٰ کے ارادہ اور منشاء اور اس کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ہی ہوتے ہیں۔

پس ہمیں حکم ہے کہ اپنے رب کی طرف جھکو۔ اس سے یہ التجا کرو کہ تیری ربوبیتِ تامہ سے ہم کامل فیض حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ تیری حفاظت میں نہ آجائیں، جب تک کہ تیری نصرت اور تیری مدد ہمارے شاملِ حال نہ رہے، جب تک کہ تو ہمیں اپنی رحمت سے نہ نوازتا رہے۔

حفاظت کے معنی ہیں ضائع ہونے سے بچانا اور اللہ تعالیٰ نے بڑی وضاحت سے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ ہر چیز کو ضائع ہونے سے بچانے کا کام خدا اللہ تعالیٰ کرتا ہے اور اپنی ربوبیتِ تامہ کو انسان کے لئے کمال تک پہنچانے کی خاطر اسے اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے۔ اور جب تک وہ خدا تعالیٰ کی اس حفاظت میں نہ آجائے اس وقت تک ہر وقت ضائع ہونے کا خوف رہتا ہے۔ مثلاً ہمارا صدقہ و خیرات ہے۔ اگر انسان اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہو تو من و اذیٰ سے بچتے ہوئے صدقہ و خیرات کی حفاظت ہو جاتی ہے۔ اگر ہماری نمازیں ریا سے پاک نہ ہوں تو ان کی حفاظت نہیں ہو سکتی جب تک انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ توفیق نہ ملے کہ وہ ریا اور نمائش سے بچتا رہے اس وقت تک اس کی ظاہری عبادتیں (نماز روزہ وغیرہ) اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں نہیں ہوتیں۔

غرض اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو ربوبیتِ تامہ کی خاطر اور ہر انسان کو اس کی استعداد کے مطابق اس کے کمال تک پہنچانے کے لئے اپنی حفاظت میں لے لیتی ہے اور جس وقت اللہ تعالیٰ انسان کو اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے اسی وقت اس کے لئے یہ ممکن ہوتا ہے کہ وہ اپنے روحانی اور جسمانی کمالوں تک پہنچے۔"

(الفضل ۱۳ر مارچ ۱۹۷۱ء)

فوری ضرورت

فضلِ عمر ہسپتال کی گاڑی کے لئے ایک محنتی، دیانتدار، دیندار اور مخلص ڈرائیور کی فوری ضرورت ہے جو ڈرائیونگ بہت اچھی کر سکتا ہو اور کاروں کے انجن سے بھی ابتدائی واقفیت رکھتا ہو۔ خواہش مند احباب اپنی درخواستیں فوری طور پر چیف میڈیکل آفیسر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ کے نام بھجوا دیں۔

(چیف میڈیکل آفیسر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

درخواستِ دعا

(۱) خاکسار کے والد چوہدری رسول خان صاحب اور والدہ محترمہ بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احبابِ جماعت التزام سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں طویل عرصہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ میرے بہن بھائیوں نے امتحان میٹرک دیا ہے اور ایک نے ایف ایس سی فائنل کا امتحان دینا ہے احباب ان کی کامیابی کے لئے بھی دعا کریں۔ مزید یہ کہ مجھے عرصہ سے بعض ذہنی پریشانیاں لاحق ہیں احباب سے ان پریشانیوں سے نجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری دین محمد احاطہ بیدیاں ساہیوال)

(۲) مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم اے ان دنوں بعارضہ ذیابیطس بہت بیمار ہیں اور بغرض علاج فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احبابِ جماعت آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(عبداللہ گیلانی)

(۳) مکرم فضل الٰہی صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مانگٹ کا چھوٹا بچہ بعارضہ نمونیہ بیمار ہے۔ احبابِ جماعت سے بچہ کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(فضل الٰہی دار الصدر غربی ربوہ)

(۴) ہمشیرہ امۃ الرحمٰن طیبہ صاحبہ بیمار ہیں۔ گو پہلے سے کافی افاقہ ہے لیکن تا حال کمزوری بہت ہے۔ احباب سے صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(محمد نواز مومن۔ ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

(مینیجر الفضل)